105846- مشت زنی کی بنا پر کئی روزے نہیں رکھے

سوال

میری تقریبا بیس برس سے میں مشت زنی جیسی بیماری کا شکار ہوں، کئی رمضان گزرے ہیں میں دن کے وقت رمضان المبارک میں مشت زنی کرتا رہا ہوں، حالانکہ مجھے اس کے حکم کا بھی علم تھا اس کے باوجود میں نے سستی و کوتاہی کی بنا پر روزوں کی قضاء نہیں کی، اس طرح دوسرا رمضان آجاتا اور میں پھر وہی عمل دہراتا.
اب پھر رمضان المبارک قریب آرہا ہے اور میں نے ان دنوں پختہ عزم کے ساتھ سچی و پکی توبہ کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے، لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے بیتے ہوئے ایام کا میرے ذمہ کیا واجب ہوتا ہے ؟
مجھے یاد ہے کہ پچھلے رمضان المبارک میں چار دن میں نے مشت زنی کی کیا میرے ذمہ اس کی قضاء ہے ؟
اور اگر قضاء واجب ہے تو کیا میں اس رمضان کے بعد قضاء کر سکتا ہوں، کیونکہ میں غیر اسلامی ملک میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں جہاں کلاسز کے دوران روزہ رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ پڑھائی کے اوقات تبدیل نہیں کیے جاتے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ کے گناہ معاف کرے، اور آپ کو اطاعت و فرمانبرداری پر ثابت قدم رکھتے ہوئے استقامت سے نوازے.

رمضان المبارک میں جان بوجھ کر عمدا روزہ توڑنا بہت بڑا گناہ اور عظیم جرم ہے؛ کیونکہ یہ ایسے فرض کو توڑنے کا جرم ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے، اور ہم سے پہلے لوگوں پر بھی یہ روزے فرض کیے گئے تھے.

اور اگر فرض پر یہ زیادتی کسی اور گناہ کے ذریعہ کی گئی ہو یعنی مشت زنی جیسے حرام کام کے ذریعہ تو کئی ایک گناہ جمع ہو جاتے ہیں، اللہ سبحانہ و تعالی سے عافیت کی طلبگار ہیں.

اس حرام مشت زنی کی حرمت کا تفصیلی بیان سوال نمبر (40589) کے جواب میں گزر چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں، کہ روزہ توڑنے میں کا کیا اثر ہوتا ہے.

دوم :

آپ نے جن ایام کے روزے توڑے ہیں ان کی قضاء میں روزے رکھنا آپ کے ذمہ واجب ہے، اور اگر رمضان سے قبل آپ یہ نہ رکھ سکیں تو آپ کے ذمہ قرض ہونگے، اس لیے رمضان گزرنے کے بعد آپ پر یہ روزے رکھنا لازم ہیں.

اور احتیاط اس میں ہے کہ آپ ہر روزہ کی قضاء کے ساتھ ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا بھی دیں، یعنی نصف صاع چاول وغیرہ، اور نصف صاع ڈیڑھ کلو وزن بنتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوں تو وہ آنے والے رمضان تک اسے مکمل کر سکتا ہے؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"ان کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوتے تو میں شعبان آنے تک اسے قضاء نہ کر سکتی تھی اور شعبان میں وہ روزے مکمل کرتی" متفق علیہ.

بغیر کسی عذر کے دوسرے رمضان تک ان روزوں کو مؤخر کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ایسا نہیں کرتی تھیں، اور اگر ایسا کرنا ممکن ہوتا تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ضرور کرتیں.

لہذا اگر وہ دوسرا رمضان آنے تک روزے نہیں رکھتا تو پھر ہم دیکھیں گے کہ اگر اس میں اسے کوئی عذر تھا تو پھر وہ صرف قضاء میں روزے ہی رکھے گا، اور اگر بغیر عذر اس نے اس میں تاخیر کی تو پھر اسے ہر روزے کی قضاء کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی دینا ہوگا.

ابن عباس اور ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور مالک اور ثوری، اوزاعی شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول یہی ہے.

لیکن حسن، نخعی اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ اس میں فدیہ نہیں؛ کیونکہ روزے واجب تھے، اس لیے اس کی تاخیر کرنے میں اس پر فدیہ واجب نہیں ہوگا، جیسا کہ اگر کوئی شخص نذر اور ادائیگی میں تاخیر کر دے تو اس پر فدیہ نہیں ہے" انتہی

دیکھیں: المغنی (40/3).

اور سال میں تکرار کی بنا پر کفارہ میں تکرار نہیں ہوگا اس لیے جس نے بھی بغیر کسی عذر کے کئی برس کے رمضان کے روزوں میں تاخیر کی تو اس پر ہر دن کے بدلے ایک ہی فدیہ آئیگا.

واللہ اعلم.